(Online) ISSN 2709-7633 (Print) |ISSN 2709-7641
Publishers: Nobel Institute for New Generation
http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index

معاشرتی فلاح اور عائلی استحکام میں خواتین کا کردار

Hira Khan
Dr. Muhammad Shah Faisal
Dr. Abdul Ghani
MPhil Islamic Thought and Civilization, University of Management and Technology Lahore. edu.hirakhan@gmail.com
Lecturer Department of Islamic studies Federal Urdu University of Arts science and technology Islamabad at-shahfaisal957@gmail.com
Lecturer Department of Islamic studies Federal Urdu university of Arts science and technology Islamabad aghani088@gmail.com

Abstract
Society is a word that describes the collection of people. People in society are different in terms of their appearance, race, language, culture, country, family, and thoughts. This div ersity is natural and accepted, but it can also lead to conflicts and problems in society. Th e differences that were supposed to bring people closer together have also become a sour ce of disagreements and fights.In today's world, things are not going well starting from o ur homes to our neighborhoods, villages, cities, and even our country. The problems in so ciety are spreading so much that we cannot ignore them anymore. We can see all kinds o f bad actions happening, starting from small mistakes to really big ones.In this time of co rruption and spread, it is more important than ever to have peace and harmony. Everyone in society has to play their part in stopping this corruption and spread, because it is not possible for society to improve if individuals do not take responsibility for their actions. Allah does not change the condition of a society unless the individuals in that society wo rk on improving themselves. Just like how you, Prophet Muhammad, stopped corruption and conflict in Arab society.By removing doubts and suspicions and promoting faith and certainty, society can benefit from the blessings of peace and respect, just like you broug ht peace and respect to the Arab society by eliminating all the problems such as wars, co nflicts, crimes, violence, and disrespect towards humanity. Similarly, it is important to ch oose the right methods and ways to change society's current situation.

Keyword: peace, society, women

افراد کے مجموعہ پر لفظِ معاشرہ کا اطلاق ہوتا ہے۔ رنگ ونسل کا تنوع، زبان وثقافت کا اختلاف، وطن و قوم کا تفرق، قبیلے وخاندان کا افتراق، سوچ وفکری زاویے کا تنوع انسانی معاشرہ میں ہونا امر بدیہی ہے، تاہم یہ بھی تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ اسی تنوع، افتراق اور اختلاف کی بنیاد پر اس معاشرے کی بنیاد ہے، اور اسی امر نے معاشرے میں انتشار وفساد کی آبیاری کی ہے اور یہ اختلاف و تفرق جو باہمی تعارف کا ذریعہ تھا یہی امر تعارض وارھاب کا ذریعہ بن گیا۔ عصر حاضر میں گھریلو سطح سے لے کر محلے، گاؤں، شہر، علاقے بلکہ ملکی صورتحال پریشان کن ہے، عصر حاضر میں معاشرتی انتشار وفساد اس حد تک بڑھ گیا ہے کہ اس سے اب انکار ممکن نہیں رہا۔ چھوٹے گناہ سے لے کر بڑے گناہ تک سر عام نظر آرہا ہے۔ فساد وانتشار کے اس دور میں امن و صلح کی جس قدر ضرورت اب محسوس کی جارہی ہے شاید ہی اس سے

(Online) ISSN 2709-7633 (Print) |ISSN 2709-7641
Publishers: Nobel Institute for New Generation
http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index

پہلے اتنی ہو۔یقینااس معاشرتی فساد وانتشار میں معاشرے کے ہر فرد کواپنا کردار ادا کرنا ہوگا، کیونکہ یہ ممکن نہیں کہ معاشرے کے افراد معاشرے کی بہتری کے لیے اپنا کردار نہ کریں اور معاشرے میں بہتری آجائے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ اس معاشرے کے حالات تبدیل نہیں کرتے جس کے افراد غیبی مدد کے منتظر ہو کر خود اصلاح کا دامن ترک کیے ہوں۔جس طرح آپ ﷺ نے عرب کے معاشرے میں قائم فساد وفتنہ کا سد باب کیا، معاشرتی بے یقینی و شکوک وشبہات کو دور کرتے ہوئے ایمان ویقین کی بہاروں سے معاشرے کو فیض یاب کیا، جس طرح آپ ﷺ نے سرزمینِ عرب کے معاشرے میں پائی جانی والی تمام تر خربیوں، جنگ وجدل، ڈکیتی و قتل غارت گری، ایذاءرسانیوں، پر تشدد کاروائیوں اور انسانیت کی بے احترامی کو ختم کرکے امن وامان، صلح واحترامِ آدمیت کو رواج دیا، بعینہ اسی طرح معاشرے کی موجودہ حالت کو تبدیل کرنے کے لیے انہیں خطوط اور طور طریقوں کا اختیار کرتے ہوئے ضروری ہے۔

اس آرٹیکل میں معاشرے میں رائج انتشار وفساد کے خاتمے، عائلی استحکام اور ترقی کے لیے خواتین کے کردار کو زیر بحث لایا گیاہے، کہ وہ کس انداز اور طریقہ کار کو اختیار کرکے معاشرے کے انقلاب میں اپنا کردار ادا کرسکتی ہیں جس کی وجہ سے معاشرہ امن وآتشی کا گہوارہ بن جائے۔چونکہ مقالے کا موضوع معاشرتی فلاح، عائلی استحکام میں خواتین کے کردار سے متعلق ہے اسی وجہ سے ضروری ہے کہ پہلے معاشرہ، عائلہ فلاح وغیرہ کے الفاظ کا تعارف ہو۔

معاشرہ کا مفہوم:

معاشرہ عربی زبان کا لفظ سے اردو زبان میں لیا گیاہے، اس کے حروف اصلی "ع ش ر" ہیں، ثلاثی مجرد میں اس کا معنیٰ دسواں حصہ وغیرہ ہے، تاہم باب مفاعلہ سے اس کا مصدر "معاشرۃ" ہے جس کے معنیٰ آپس میں مل جل کر نا رہنا، اور جماعت، قوم کے ہے۔[1]

اصطلاحی اعتبار معاشرے کا مفہوم کی وضاحت کی جاتی ہے:

"المعاشر جماعات الناس"[2]

"معاشرے کا معنی لوگوں کی جماعت ہے۔

معشر کا لفظ انسان اور جنات دونوں کے لیے استعمال کیا جاتاہے۔جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

" يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ "[3]

:اے گروہِ جن وانس"

انگریزی میں اس کے لئے Society کا لفظ استعمال ہوتا جس کا معنی یوں بیان کیا گیاہے:

“A large group of people who live together in an organized way, making decisions about how to do things and sharing that needs to be done all people in a country or in a several countries can be refereed to as society[4].

"ایک بڑا گروہ ایسے افراد کا جو اکٹھے منظم طریقے سے رہتے ہیں، یہ افراد باہمی امور سے متعلق فیصلہ کریں کہ ان کو کس انداز میں کیا جائے اور اس بارے آپس میں مشاورت کرتے ہیں کہ ان کو کس طرح ہونا چاہئے۔ان تمام افراد کو معاشرہ کہا جائے گا خواہ یہ کسی ایک ملک میں ہوں یا کئی ممالک میں ہوں"

تعریفاتِ بالا کی روشنی میں یہ امر ثابت ہوا کہ ایک دوسرے سے تعاون کی خاطر باہمی طور ہر مشترکہ مفادات کے لئے جمع اور اکٹھ ہونے والے افراد کے مجموعہ کا نام معاشرہ ہے، ان افراد میں اقدار، عادات اور افکار کے اشتراک کے ساتھ ساتھ اپس کے معاملات میں فیصلے ایک ہی طرز پر کیے جاتے ہیں۔

(Online) ISSN 2709-7633 (Print) |ISSN 2709-7641
Publishers: Nobel Institute for New Generation
http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index

عائلہ کا مفہوم:

عائلہ کا لفظ عربی زبان کے عول سے نکلا ہے، مادہ اصلی میں یہ اجوف واوی ہے جس کے حروف اصلی "ع و ل" ہیں، جس کے معنی خاندان کی معاشی کفالت کے آتے ہیں۔اسی سے عائلہ آتا ہے جس کا اطلاق خاندان پر کیا گیا ہے۔"عیال الرجل" کی اصطلاح سربراہ خاندان کے لئے مستعمل ہے،ابن منظور افریقی نے درج ذیل الفاظ میں بیان کیا ہے:

"وعیال الرجل وعیلہ الذین یتکفل بھم "5

یعنی کسی بھی فرد کے عیال کا مفہوم کا اطلاق ان لوگوں پر ہوتا ہے جن کی وہ کفالت کرتا ہے۔

علمائے لغت اور محققین نے لفظ "عائلہ "پر تفصیلی بحث کی ہے،ان سب کا خلاصہ یہی ہے کہ عائلہ سے مراد انسان کے ان قریبی عزیز و اقارب پر ہوتا ہے جن پر وہ خرچ کرتا ہو خواہ وہ اس کے والد کی طرف سے ہوں اور اہلیہ کی طرف سے ہوں۔

عائلی فساد و انتشار کی وجوہات:

معاشرتی فلاح اور عائلی استحکام میں خواتین کا کردار سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ وہ کونسی وجوہات اور اسباب ہیں جن کی وجہ سے معاشرتی بگاڑ اور خاندانی زندگی میں فساد کا موجب بن رہی ہیں، اگر دیکھا جائے تو خاندانی نظام کا سلسلہ حضرت آدمؑ اور حضرت حواؑ کی بنیادی اکائی سے ہی شروع ہو گیا تھا جب اللہ تعالی نے ان کو پیدا کیا، اب یہ سلسلہ اپنی ابتدا سے اب تک جاری ہے اور اس میں افراد و خاندان کے لحاظ سے بے انتہا ترقی ہوئی،اور قیامت تک ایسا سلسلہ جاری رہے گا، خاندانی نظام میں زوجین کو بنیادی اکائی کی حیثیت حاصل ہے انہی کے اوپر خاندان کی بنیاد پڑتی ہے،اور پھر اسی سے معاشرے کا وجود ہوتا ہے۔اسلام نے اس بنیادی اکائی کی اہمیت کے پیش نظر ایسے احکام دیئے ہیں جو سراسر انسانیت کے نفع کے لیے ہیں اور انہی احکام پر عمل ہو تو یہ ممکن نہیں کہ صالح معاشرے کا قیام نہ ہو،اور معاشرتی فلاح و عائلی استحکام حاصل نہ ہو۔خاندان کی یہ بنیادی اکائی جس قدر تربیت یافتہ، مستحکم،اوصاف سے پر باہمی مضبوط جوڑ سے آراستہ ہوگی اتنا ہی مستحکم اور مضبوط وہ معاشرہ ہوگا جو ان سے وجود میں آئے گا، چونکہ خاندان کی یہ اکائیاں مل کر معاشرے کو جنم دیتی ہیں جس ریاست کا وجود پیدا ہوتا ہے لہذا معاشرتی استحکام اور فلاح سے یقیناً ایک فلاحی ریاست وجود میں آئے گی، شریعت مطہرہ کے چند گنے چنے مقاصد ہیں جن کے لیے دین اسلام کی مشروعیت ہوئی ہے، انہی میں خاندان کا تحفظ اور اس کی بقا کو شریعت نے بنیادی مقاصد میں شمار کیا ہے جس سے اس کی اہمیت کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے، چونکہ خاندان کی یہ بنیادی اکائی مرد و زن کے میلاپ سے وجود میں آتی ہے جس کے اسلام نے نکاح جیسا اہم حکم دیا،اور اس کے متعلق نہ صرف تفصیلی احکامات جاری کیے بلکہ عملی طور پر آپ ﷺ کی عائلی زندگی کو امت کے سامنے رکھا کہ عائلی استحکام اور معاشرتی فلاح کے لیے اس پیغمبر خدا ﷺ کی پیروی ضروری ہوگی، چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے:

"لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ "6

یقیناً تمہارے اتباع کے لیے رسول اللہ ﷺ کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔

جناب بنی کرم ﷺ کی حیات طیبہ سے ہم لوگ نہ صرف معاشرتی مرض کی تشخیص کر سکتے ہیں بلکہ اسباب اور وجوہاتِ مرض کو تلاش کر کے تعلیمات مصطفی ﷺ کی روشنی میں اس کا بہترین علاج بھی کر سکتے ہیں۔ اگر ان اسباب پر غور کیا جائے جن کی وجہ سے معاشرتی بگاڑ اور خاندانی زندگی میں بگاڑ اور فساد پیدا ہو رہا ہے تو ان میں خاندانی نظام کی شکست و ریخت، اہم بنیادی اسلامی اقدار جیسے صبر، برداشت، صلہ رحمی، عفو و درگزر کی کمی، خاندان کے افراد میں تربیت کا فقدان اور خاندان

(Online) ISSN 2709-7633 (Print) |ISSN 2709-7641
Publishers: Nobel Institute for New Generation
http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index

کے بزرگوں کو بوجھ سمجھنا، مہمان نوازی، صلہ رحمی اور حسن سلوک کا فقدان، حسن اخلاق کا خاتمہ اور اخلاق رذیلہ کا فروغ، خاندان کی بنیادی اکائی یعنی زوجین کے باہمی اختلافات، باہمی ہم آہنگی کا خاتمہ، مرد کا اپنی فطری حیثیت اور قوامیت کا غیر مناسب استعمال، اولاد کی نافرمانی، فرائض سے غفلت اور تعلیم کی کمی وغیرہ اہم عناصر اور اسباب ہیں جس کی وجہ سے معاشرتی فلاح اور عائلی استحکام حاصل نہیں ہو پا رہا ہے۔ انہی کی وجہ سے خاندانی نظام شکست وریخت کا شکار ہو رہا ہے۔ پاکستانی معاشرے کے حالیہ ایک اعداد و شمار کے سروے کے مطابق معاشرے میں شرح طلاق میں 35٪ پہلے کی نسبت اضافہ ہوا ہے۔ اسی طرح معمولی معاملات میں قتل و غارت کے واقعات میں میں 10٪ اضافہ ہوا ہے، جبکہ چوری ڈکیتی، اغوا کی وارداتوں میں 22٪ اضافہ ہوا ہے۔ یہ اعداد و شمار نا صرف پریشان کن ہیں بلکہ آنے والے حالات کی بھی خبر دے رہیں بلکہ مستقبل کا نقشہ بھی کھینچ رہے ہیں کہ اگر اس کا تدارک نہ کیا گیا تو آنے والے دور میں معاشرے کی تصویر یوں بنے گی، نیز یہ حالات اور اعداد و شمار وقت سے پہلے ان کے سد باب اور علاج کے لیے ابھار رہے ہیں کہ ہم بحیثیت اس معاشرے کے افراد کے اس کے لیے ابھی سے غور و فکر کریں کیونکہ مرض جب لاعلاج ہو جائے تو سوائے سرجری کے پھر کچھ کارآمد نہیں ہوتا، اور اگر وقت پر سرجری نہ ہو تو یہ مرض پورے جسم کے لیے خطرناک ثابت ہو جاتا ہے کیونکہ تجربہ یہی بتلاتا ہے۔

ان حالات میں خواتین پر بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے، خواتین کے بارے میں صنف نازک کے الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں تاہم عائلی استحکام اور معاشرتی فلاح کے لیے خواتین کی خدمات اور ذمہ داریاں کسی مرد سے کم نہیں بلکہ عائلی استحکام اور معاشرتی فلاح کے بعض معاملات کو خواتین زیادہ بہتر طریقہ سے ہینڈل کر سکتی ہیں کیونکہ وہ مستقبل کے معماروں کی پرورش کر رہی ہوتی ہیں۔ ذیل میں خواتین کے عائلی استحکام اور معاشرتی فلاح کے لیے کردار ادا کرنے طریقہ کار کو زیر بحث لایا گیا ہے۔

خاندانی نظام کا استحکام:

خاندانی نظام کے استحکام اور ترقی کے لیے خواتین کے کردار سے صرف کرنا ممکن نہیں کیونکہ اس نظام کی بنیادی اکائی کے پیش نظر اس کی اہم ذمہ داری خواتین پر عائد ہوتی ہیں، خاندانی استحکام اور ترقی کے لیے بنیادی طور پر افراد اور خواتین کو جن اوصاف سے متصف ہونا ضروری ہے ان میں سے اہم وصف صبر و تعاون ہے، کیونکہ خاندانی نظام میں خواتین کو مسلسل آزمائش کا سامنا کرنا ہوتا ہے، ایسے میں ان کے حوصلے اور صبر سے خاندانی مسائل اور پیش آمدہ معاملات کو حل کرنا ازحد ضروری ہے، تھوڑی سے بے حوصلگی، بے صبری خاندان کے نظام کا شیرازہ بکھیر سکتا ہے، وقتی معاملات کو اسی انداز میں لیا جانا ضروری ہے، پھر خصوصا اولاد کی تربیت کے معاملات میں صبر اور حوصلہ دوچند ہونا چاہیے۔ ایسے میں مرد کا حسن سلوک عورت کے حوصلے کو جلا بخشتا ہے۔ یقینا اس نظام کی یہ وہ دو اکائیاں ہیں جس میں دونوں کے تعاون کے بغیر تنہا یکطرفہ معاملہ نہیں ہو سکتا ہے، یہ گاڑی کے وہ دو پہیے ہیں جن میں دونوں کا بیک وقت چلنا ضروری ہے۔ نکاح کی وجہ سے جانبین میں ذمہ داری کا احساس پیدا ہوتا ہے، اور اسی کی وجہ سے میاں بیوی دونوں میں صبر اور حوصلہ بھی پیدا ہوتا ہے، یہی وصف بعد میں دونوں کو اولاد کی تربیت کے لیے کام آتا ہے جو شادی کا اہم مقصد ہے جس کی وجہ سے نسل انسانی کو فروغ اور بڑھوتری ملتی ہے، حوصلہ برداشت اور صبر ہی ایسے اوصاف ہیں کہ جس کی وجہ کسی بھی شخص میں دوسرے کے لیے خصوصا جب شوہر میں ہو تو اپنے بیوی بچوں، اور بیوی میں ہو تو اپنے سسرالی رشتہ داروں، خاوند اور بچوں کے لیے ایثار و خدمت جذبہ پروان چڑھتا ہے۔ برصغیر میں رائج خاندانی نظام میں مشترکہ خاندانی نظام زیادہ رائج ہے، مشترکہ خاندان کی سماجی زندگی میں ازحد ضروری ہے کہ خاوند کے والدین یعنی بیوی کے ساس وسسر اور دیگر رشتہ داروں ساتھ سلوک، برتاؤ اور رویہ بہترین ہو، یقینا مشترکہ خاندانی میں ایک خاتون کو بعض معاملات میں من چاہی آزادانہ فیصلے کی قوت

(Online) ISSN 2709-7633 (Print) |ISSN 2709-7641
Publishers: Nobel Institute for New Generation
http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index

حاصل نہیں ہوتی، نیز مشترکہ خاندانی نظام بیوی کو خاوند کے علیحدگی کے اوقات بھی کم میسر آتے ہیں اور بیوی پر ذمہ داریوں کا بوجھ بھی کافی بڑھ جاتا ہے، اسے اپنے خاوند، اولاد کے ساتھ ساتھ خاندان کے دیگر افراد ساس، سسر، دیور، نند وغیرہ کے درمیان رہنا ہوتا ہے، ایسے میں بعض اوقات ان کی خدمات کے لیے بھی وقت نکالنا پڑ جاتا ہے۔ اور اس پر مستزاد یہ کہ خدمت کے ساتھ ساتھ ان کی باتیں بھی سننی پڑ جاتی ہیں اور باوجود خدمت اور مشقت کے خاتون کو حوصلہ افزائی اور تعاون بھی میسر نہیں آتا، ایسے میں یقینا خاتون خانہ کی آزمائش ہوتی ہے، اگر خاتون خانہ چاہے خاندانی استحکام میں ایسے معاملات میں صبر، حوصلہ سے کام لے، اور خاندان کے افراد کے ساتھ خوشگواری اور خندہ پیشانی سے میل جول رکھے، ان سے شیریں کلام کرنا، مسکرا کر ملنا ایک مہذب خاتون کی پہچان ہے اور تربیت یافتہ اور نسلی خاندان کی علامت بھی ہے، اسی وجہ سے احادیث میں مردوں کو اپنے عیال کی خبر گیری حکم دیا گیا ہے اور حسن سلوک پر ابھارا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک روایت بیان کرتی ہیں:

"خیر کم خیر کم لاھلہ وانا خیر لا ھلی "7

"تم مردوں میں سب سے بہترین انسان وہ شخص ہے ہے جس کا اپنے بیوی کے ساتھ سلوک بہترین ہو اور اپنے اہل کے لیے میں بہترین ہوں"۔

ان تمام حقائق سے واضح ہوا کہ معاشرے کو استحکام اسی صورت میں میسر آئے گا جب خاندان کا نظام مضبوط ہو گا۔ ایسا مضبوط خاندانی نظام جس میں ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی اور عزت واحترام کا خیال رکھا جائے ایسے نظام والا معاشرہ امن کا گہوارہ ہو گا، اور یہ تب ممکن ہو گا جب خاتون خانہ اس میں اپنی طرف سے مکمل ایثار وقربانی کے جذبے ساتھ صبر و تحمل کے دامن کو ہاتھ نہ چھوٹنے دے، اور یوں رشتوں کی حرمت اور تقدس اور نسلی پاکیزگی کو برقرار رکھا جاسکے گا۔

اولاد کی تربیت:

معاشرتی فلاح اور عائلی استحکام کے ضروری امر یہ بھی ہے کہ نسل نو کی شخصیت کی تعمیر ہو، اسی سے نوع انسانی کا تسلسل ہوتا ہے، جو خود مقصود شریعت بھی ہے۔

منصبی عمرانیاتی ذمہ داریوں سے عہدہ برآن ہونے کے لیے سماج میں خاندان کا ادارہ فعال کردار ادا کرتا ہے، نسل نو کی تربیت میں خواتین کے کردار کو رسول ﷺ کے اس فرمان کی روشنی میں دیکھا جاسکت اہے جس میں آپ ﷺ نے فرمایا: نے خاندان کی اسی ضرورت واہمیت کی تکمیل میں بیوی اور ماں کے اہم کردار کی نسبت سے فرمایا:

"لا تزوجوا النساء لحسنهم"8

یعنی خواتین سے ان کے حسن وجمال کو بنیاد اور مرکزی وجہ وسبب کے طور پر شادی نہ کرو۔ اگر فرمان رسول ﷺ کی گہرائی سے مطالعہ کیا جائے تو یہ امر سامنے آتا ہے کہ حسن عارضی وصف ہے، اس عارضی وصف کو موت تک کی دائمی زندگی کا سہارانہ بنایا جائے کیونکہ عارضی وصف ہونے کی وجہ سے اس بات کا قوی امکان ہے کہ یہ وصف زائل ہو جائے، اور ایسی صورت میں ساتھ رہنے کی وجہ باقی نہیں رہے گی، اسی فرمان رسول ﷺ کے دوسرے حصے میں آپ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ خواتین سے ان کے مال کو مد نظر رکھ کر نکاح نہ کرو کیونکہ حسن کی طرح مال بھی عارضی ہے، مال کا کسی کے پاس دائمی طور پر رہنا تجربے کے بھی خلاف ہے اور عقل بھی اس بات کا انکار کرتی ہے کہ مال امر دائمی ہو، اگر ان امور کو مرد اور عورت کے درمیان جوڑ کی بنیادی وجہ قرار دی جائے تو ایسی بنیاد کافی کمزور ہو گی اور اس پر مستحکم خاندان جیسی مضبوط عمارت کھڑی کرنا ممکن نہیں ہو گا۔ اسی کے ساتھ یہ حکم دیا کہ خواتین کی دین داری کے وصف کو سامنے رکھیں کیونکہ یہ وصف عارضی نہیں ہو گا، اسی کی بنیاد مناکحت جیسے اہم رشتے کی بنیادی رکھی جائے تو امید واثق ہے کہ اس بنیاد پر جو خاندان عمارت کھڑی ہو گی وہ مستحکم ہو گی، اور مستحکم خاندان ہی معاشرے کی فلاح کا سبب بنتا ہے۔ اسی حدیث پر غور کرنے یہ امر بھی وضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ وخشیت اور دین داری کی وجہ سے مناکحت کے بعد نسل نو کی تعمیر وترقی کے لیے خواتین کے لیے بسہولت ممکن ہو گی۔ اور تربیت اولاد کے دوران اچھے برے حالات ہر قسم کے حالات سے نبر آزما ہونا پڑتا ہے، ایسے

(Online) ISSN 2709-7633 (Print) |ISSN 2709-7641
Publishers: Nobel Institute for New Generation
http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index

میں خاتونِ خانہ تربیت اولاد جیسے اہم فریضہ کی ادائیگی میں ہر وقت مستعد ہوگی، یقیناً صالح اور نیک جوڑے سے اگلی نسل جو معاشرے میں آتی ہے وہ ان کی تربیت کی بدولت صالح اور اپنی ذمہ داریوں سے آگاہ ہوگی۔ یوں ایک خاتون اپنے دینداری کی خصوصیت کی وجہ سے نسل نو کی بہترین تربیت کر کے نسلی اور خونی رشتوں پر مبنی خاندانی نظام کے استحکام اور معاشرتی فلاح میں اپنا بھرپور کردار ادا کر سکتی ہے۔ یقیناً امر ہے کہ جب معاشرے کے جسم میں شامل نیا خون صاف اور پاکیزہ ہو تو ایسا جسم کینسر کا شکار نہیں ہو سکتا۔ اس معاشرے میں پھر کوئی برائی نہیں پنپ سکتی، معاشرے کے انتشار اور فساد کو امن اور فلاح میں بدلنا ہو تو نئی نسل کی بہترین تربیت کرنی ہوگی، نسل نو کی صالح تربیت میں خواتین کو مرکزی کردار ادا کرنا ہوگا۔ اسی کی وجہ سے معاشرے میں رائج بے یقینی، بدامنی، حقوق کی حق تلفیوں کا ازالہ ہوگا۔

تمسک بالدین :

معاشرتی فلاح اور عائلی استحکام کا تصور تمسک بالدین کے بغیر ممکن نہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنے قرآن کریم کو اس وجہ سے نازل کیا ہے کہ اس کے احکام پر عمل ہو، دین اسلام کے احکامات سے اعراض کر کے اگر کوئی شخص معاشرتی فلاح اور عائلی استحکام کا خواب دیکھتا ہے تو اسے دیوانے کا خواب ہی کہا جا سکتا ہے۔ احکاماتِ الٰہیہ کے اعراض سے معاشرے میں خیر و برکت کا نزول کیسے ممکن ہو سکتا ہے، معاشرتی انتشار اور خرابیوں کے سد باب کا وہی طریقہ ہی کار آمد ہوگا جو آپ ﷺ نے اپنایا تھا ، چودہ سو سال قبل جب عرب معاشرے میں جاہلیت عروج پر تھی اور معاشرہ اپنے تباہی کے کنارے پر تھا اور خاندانی نظام اپنی آخری سانسیں لے رہا تھا ایسے میں آپ ﷺ نے معاشرے کو پھر سے اپنے پاؤں پر کھڑا کیا، یقیناً ہمارے معاشرے میں موجود خرابیاں اس حد تک تو نہیں تاہم اصلاح کا عمل پہلے سے زیادہ پیچیدہ ضرور ہے، ان خرابیوں کی بدولت معاشرتی فلاح کیا حاصل ہونی ہے الٹا اللہ کے عذاب کے نزول کی توقع کی جا سکتی ہے۔ دین مبین کے احکامات سے اعراض معاشرے میں فساد و انتشار کا ایک اہم ذریعہ ہے اسی وجہ آئندہ آنے والی نسلیں بھی برباد ہوں گی۔ دیکھا جائے تو موجودہ دور میں بعض خوشنما نعروں کی آواز لگا کر خواتین کو اپنے فرائض منصبی سے غافل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے، میرا جسم میری مرضی، عورت کا آزادی نسواں کے خوش کن نعرے صرف فحاشی اور عریانی ہی معاشرے میں لا سکتی ہے جس قوموں سے غیرت ہو جاتی ہے، ایسے میں خواتین میں ان کے فرائض کا دینی شعور، اور اللہ اور اس رسول کی تعلیمات پر یقین کامل ہی ان کو اس گمراہی سے نجات دے سکتے ہے، معاشرے میں فساد کا موجب بننے والی ان امور میں خواتین کے کردار اور طرز عمل کو فراموش نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ انہیں خواتین کے طرزِ عمل سے ہی ان امور کا سد باب ہوگا۔ خواتین کو اپنے طرز عمل سے یہ واضح پیغام دینا ہوگا کہ وہ معاشرے میں ان چیزوں کو پسند نہیں کرتیں کیونکہ بے حیائی اور فحاشی کی وجہ سے معاشرے کی جڑیں کھوکھلی ہو جاتی ہیں اور معاشرہ میں موجود افراد کے دلوں سے نیکی اور بدی کی تمیز ختم ہو جاتی ہے اور جس بھی قوم کی یہ حالت ہو جاتی ہے اس کا انجام بالآخر تباہی و بربادی ہی ہوتا ہے لہذا اس ناسور کا خاتمہ ازبس ضروری ہے۔ فساد کی ان تمام صورتوں سے بچاؤ قرآن و سنت سے عملی تمسک میں ہی ہے۔

خلاصہ بحث

عصر حاضر میں معاشرتی انتشار و فساد اس حد تک بڑھ گیا ہے کہ اس سے اب انکار ممکن نہیں رہا۔ چھوٹے گناہ سے لے کر بڑے گناہ تک سر عام نظر آ رہا ہے۔ فساد و انتشار کے اس دور میں امن و صلح کی جس قدر ضرورت اب محسوس کی جا رہی ہے شاید ہی اس سے پہلے اتنی ہو۔ یقیناً اس معاشرتی فساد و انتشار میں معاشرے کے ہر فرد کو اپنا کردار ادا کرنا ہوگا، کیونکہ یہ ممکن نہیں کہ معاشرے کے افراد معاشرے کی بہتری کے لیے اپنا کردار نہ کریں اور معاشرے میں بہتری آ جائے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس معاشرے کے حالات تبدیل نہیں کرتے جس کے افراد غیبی مدد کے منتظر ہو کر خود اصلاح کا دامن ترک کیے ہوں۔ دین اسلام میں خواتین کے کردار کو

(Online) ISSN 2709-7633 (Print) |ISSN 2709-7641
Publishers: Nobel Institute for New Generation
http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index

بہت زیادہ اہمیت دی گئی ہے، خواتین خاندانی نظام کے استحکام اور معاشرتی فلاح میں اپنا بہترین کردار اس طور پر ادا کر سکتی ہیں کہ وہ نسل نو کی بہترین تربیت فراہم کرے، تاکہ پوری قوم وملت کو صالح اور دیانت دار قیادت مل سکے۔ آج کے بچے ہی مستقبل کے معمار ہیں انہیں ستونوں پر معاشرے کی مستحکم عمارت کھڑی ہو گی۔

حوالہ جات

---

[1] بلیاوی، عبدالحفیظ، مصباح اللغات، مکتبہ زید بن ثابت، اردو بازار لاہور، ص553

[2] ابن منظور افریقی، ابوالفضل محمد بن مکرم، لسان العرب، مطبعۃ دار صادر، بیروت، 574/4

[3] الرحمٰن:33:55

[4] Cambridge International Dictionary of English, 1996,P:137

[5] ابن منظور افریقی، لسان العرب، 785/11

[6] الاحزاب:21:33

[7] صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب فضل الاحسان الی البنات، حدیث 2631

[8] سنن ابن ماجہ، ابواب ا لنکاح، باب التزویج زات الدین، رقم الحدیث، ص1859، 266